Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

www.urdupalace.com

یاقوتی فتنہ

جمال دستی

جرم کرنے والا ہر مجرم سمجھتا ہے کہ جو اس نے سوچا ہے... سب کچھ اس کے مطابق انجام پذیر ہو گا... جرم در جرم پھیلی ایک ایسی ہی کہانی... ایک کے پیچھے ایک مجرم گھات لگائے بیٹھا تھا... حصولِ جواہر کا سلسلہ تھمنے کے بجائے الجھتے ہوئے بڑھتا ہی جا رہا تھا... ایک انوکھی واردات کی زہریلی روداد...

یاقوتی فتنے کی نذر ہو جانے والے مجرموں کا ہولناک احوال

وہ سنہری زلفوں والی ایک پُرکشش حسینہ تھی جو بارش کے باوجود تیز تیز دوڑ رہی تھی۔ جگہ جگہ بارش کے پانی کے گڑھے سے بن چکے تھے اور میں سوچ رہا تھا کہ اگر وہ اسی طرح پانی میں دوڑتی رہی تو اس کے پیر پانی میں تربتر اور اس کے جوتے تباہ ہو جائیں گے۔ لیکن وہ رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

میں گرے ہاؤنڈ بس ٹرمینل سے اس کا پیچھا کر رہا تھا۔

اس حسینہ کے پاس تیس ملین ڈالر مالیت کے چوری شدہ

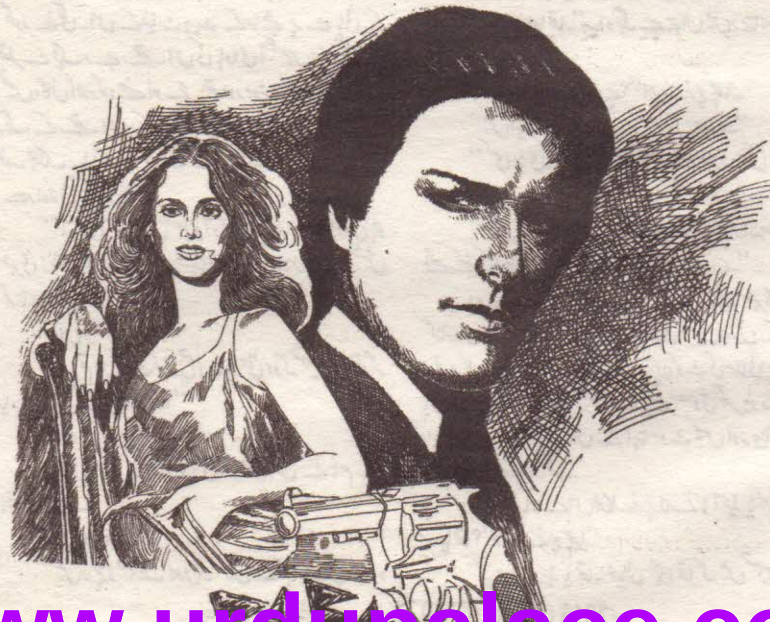

www.urdupalace.com

ہیرے تھے..... سرخ یاقوت! اور امریکا کی بارہ ریاستوں کا ہر ایک سپاہی اس کی تلاش میں تھا۔ اس حسینہ پر قتل کا الزام بھی تھا۔

مجھے بارش میں چلنا بُرا نہیں لگ رہا تھا۔ میں نے اپنا پرانا واٹر پروف کوٹ پہن رکھا تھا اور پیروں میں چمڑے کے فوجی جوتے تھے۔ اس کا تعاقب برقرار رکھنے کے لیے مجھے بھی تقریباً دوڑنا پڑ رہا تھا لیکن اگلی سڑک کے کراسنگ پر اسے رکنا پڑ گیا کیونکہ سڑک عبور کرنے والے زیبرا کراسنگ کی لائٹ سرخ تھی۔

اب میں اس کے برابر میں پہنچ چکا تھا۔ میں نے اپنا بازو اس حسینہ کے بازو میں حمائل کر دیا۔ اس حسینہ نے اس طرح جُھرجُھری سی لی جیسے اسے اچانک بجلی کا جھٹکا لگا ہو۔ میں نے نہایت شائستہ لہجے میں اسے مخاطب کیا۔ ''کیا یہ بیگ اٹھانے کے لیے مددگار ہے؟''

''نہیں، شکریہ۔'' اس نے سرد مہری سے سخت لہجے میں جواب دیا۔ ساتھ ہی ایک جھٹکے سے اپنا بازو چھڑا لیا۔

اس دوران زیبرا کراسنگ کی روشنی سبز ہو چکی تھی۔ وہ ایک لمحہ ضائع کیے بغیر تیزی سے سڑک عبور کرنے لگی۔ میں نے بھی لپک کر سڑک پار کر لی اور جا لیا۔ میں نے اس کے برابر میں پہنچ کر ایک بار پھر اس کا بازو تھام لیا۔

اس نے تیزی سے گردن گھما کر میری طرف دیکھا اور گھورنے لگی۔ اس کے فلیٹ ہیٹ کے حاشیے پر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ اس کی بادامی آنکھیں سبز رنگ کی تھیں، گال اندر کو دھنسے ہوئے تھے اور ہونٹ بھر پور اور سرخ رنگ کے تھے۔ اس کے انداز سے خوف کے بجائے قدرے غصہ جھلک رہا تھا۔ وہ ڈانٹنے کے لہجے میں بولی۔ ''کیا میں اسے راہ زنی سمجھوں؟''

''کیا میں تمہیں اس قسم کا آدمی دکھائی دے رہا ہوں جو سنہری زلفوں والی خوب رو حسیناؤں سے راہ زنی کی کوشش کرتا ہو؟''

''ہاں!''

''کیا تم اس بات کو ترجیح دینا چاہتی ہو کہ تمہیں گرفتار کر لیا جائے..... گریشیا والٹ؟''

''کیوں......؟''

وہ اس بات پر چکرا گئی تھی کہ میں اس کے نام سے واقف ہوں۔

''تم کون ہو؟''

''میں رچرڈ فلیمنگ ہوں۔'' میں نے کہا۔ ''میں ہی وہ شخص ہوں جس سے تمہیں رابطہ کرنا تھا۔''

''دیکھنے میں تم ایسے لگ رہے ہو جیسے تمہیں کچھ رابطوں میں خاصی دشواری کا سامنا کرنا پڑ چکا ہو۔''

''مجھے اکثر خاصی مار پڑ چکی ہے..... خاص طور پر پولیس کے ہاتھوں۔'' میں نے جواب دیا۔

''میری ہمدردیاں تمہارے ساتھ ہیں۔'' اس حسینہ نے کہا۔ لیکن اس کے لہجے میں ہمدردی کا ہلکا سا شائبہ تک نہیں تھا۔

''ٹھیک ہے، ہم گھر چل کر بات کریں گے۔ میرا ٹھکانا صرف چند بلاک کے فاصلے پر ہے۔ کیا تمہیں پیدل چلنے میں کوئی عار تو نہیں؟''

''مجھے عار ہو تب بھی میں اس معاملے میں کیا کر سکتی ہوں؟'' اس نے شانے اچکاتے ہوئے کہا۔

میں نے اندھیرے میں ڈوبے ہوئے دالان کے دروازے کا تالا کھولا اور اس سے سیڑھیوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''تھرڈ فلور!'' ساتھ ہی اسے خود سے پہلے سیڑھیاں چڑھنے کا موقع دے دیا۔

اوپر پہنچ کر میں نے چابی کی مدد سے اپنے کمرے کے دروازے کا تالا کھول دیا۔ ساتھ ہی اس بڑے سے اکلوتے کمرے کی لائٹ کا بٹن ایک کھٹکے سے آن کر دیا۔ اس کمرے کے ایک گوشے میں ایک چھوٹا سا کچن اور اس سے بھی چھوٹا ایک باتھ روم بنا ہوا تھا۔ ''یہ وہ جگہ ہے جہاں میں رہتا ہوں۔'' میں نے گریشیا کو بتایا۔

''اور تمہارا دھندا کیا ہے؟'' اس نے پوچھا۔

''میں ایک پرائیویٹ سراغ رساں ہوں۔''

''کسی بڑی ایجنسی میں؟'' اس نے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں......'' میں نے جواب دیا۔ ''اگر تم برا نہ مناؤ اور مجھے کہنے کی اجازت دو تو میں ایک تنہا بھیڑیا ہوں۔''

وہ ساکت کھڑی رہی۔ اس کے لمبے سنہری بال کناروں پر سے سلجھنا شروع ہو گئے تھے جنہیں بارش کے پانی نے چپکا دیا تھا۔ اس کے پلاسٹک رین کوٹ کی سلائی پر سے پانی کی ننھی بوندیں ٹپک کر میرے پتلے مصنوعی گھریلو قالین کو داغ دار کر رہی تھیں۔ اس نے اپنا سوٹ کیس اور ہینڈ بیگ مضبوطی سے تھاما ہوا تھا۔

''مجھے تمہارے اس ٹھکانے پر لانے کا آئیڈیا کس نے سوچا تھا؟'' اس نے پوچھا۔

''میرا آئیڈیا تھا۔ خیال یہی تھا کہ میں تمہیں کسی

www.urdupalace.com

ہوٹل میں لے جاؤں گا لیکن میں نے تمہیں بس سے اترتے ہوئے دیکھا تو اپنا خیال بدل دیا۔''

اس بات پر اس نے ان نظروں سے میری طرف دیکھا جیسے وہ مجھ پر سنگ باری کر رہی ہو۔ ''سو تم وہاں بس ٹرمینل پر موجود تھے! تم نے مجھے کوئی اشارہ کیوں نہیں کیا؟ جب کسی نے مجھ سے ملاقات نہیں کی تو میں گھبرا گئی۔ میں یہی سمجھی کہ معاملہ کچھ گڑبڑ ہو گیا ہے۔''

''ان چیزوں کو نیچے رکھ دو۔'' میں نے اس کے ہاتھوں میں موجود سوٹ کیس اور ہینڈ بیگ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''اپنا ہیٹ اور کوٹ اتار دو۔ میں تمہارے پینے کے لیے کچھ لاتا ہوں۔'' میں نے اپنا واٹر پروف کوٹ اتارتے ہوئے کہا اور اپنے چھوٹے سے کچن کی جانب بڑھتے ہوئے بولا۔ ''تم کیا پینا پسند کرو گی؟''

''وہسکی!'' اس نے دیدہ دلیری سے کہا۔

میں نے کچن ہی میں سے بلند آواز سے کہا۔ ''میں نے جان لیا تھا کہ تم خوف زدہ تھیں لیکن تم نے حقیقت میں اس کا اظہار نہیں ہونے دیا۔ اس کاروبار سے وابستہ ہونے کے ناتے میں لوگوں کی اندرونی کیفیت کو بھانپ لیتا ہوں اور اس بارے میں بتا سکتا ہوں۔''

میں وہسکی کے دو گلاس اور پانی لے کر واپس آ گیا۔ وہ اس وقت تک اپنے جوتے اور لمبی جرابیں اُتار چکی تھی۔ وہ اس ٹائپ کے لوگوں میں سے تھی جنہیں بے تکلف ہونے اور خود کو اپنے ہی گھر میں محسوس کرنے کے لیے زیادہ اصرار کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

وہ بیٹھ گئی۔ اس نے وہسکی کا گلاس ہاتھ میں اٹھا لیا اور اپنے ننگے پیروں کو گرمائش پہنچانے کے لیے انہیں آپس میں رگڑنے لگی۔ ''مجھے سکون پا کر اچھا لگ رہا ہے۔ مجھے گزشتہ ایک ہفتے سے ایک لمحے کا آرام نہیں ملا۔ میں تمہارے ساتھ خود کو مکمل طور پر محفوظ محسوس کر رہی ہوں۔''

''عورتوں کے ساتھ میری یہی تو مشکل ہے۔ وہ میرے ساتھ خود کو بہت زیادہ محفوظ محسوس کرتی ہیں۔'' میں نے کہا۔

''رینڈی اس بات کو اچھا محسوس نہیں کرے گا۔'' گریشیا نے کہا۔

''کس بات کو؟'' میں نے پوچھا۔

''یہ کہ تم اس کے پلان کو تبدیل کر کے مجھے ہوٹل لے جانے کے بجائے یہاں لے آئے۔''

میں نے اپنے گلاس سے ایک گھونٹ بھرا اور اسے نیچے رکھ دیا۔ ''جب تک ہمیں یہ عمدہ محسوس ہو رہا ہے تو پھر رینڈی کی پروا کس کو ہے؟'' میری نگاہیں اس کے پیروں پر جمی ہوئی تھیں۔

''لاؤ، یہ کام میں کر دیتا ہوں۔'' میں نے اس کے پیروں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر رگڑنا شروع کر دیا۔

''میرے پاس اس بارے میں کہنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔'' گریشیا نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''میں صرف رینڈی جورڈن کے لیے کام کرتی ہوں۔''

''تم نے اس کے ساتھ کام کیا ہے۔'' میں نے اس کے پیروں کی انگلیوں کو اس کی خواہش سے زیادہ سختی کے ساتھ رگڑنا شروع کیا تو اس نے اپنا ایک پیر پیچھے کی طرف کھینچنے کی کوشش کی۔ ''تم اس کے ساتھ شادی کرنے جا رہی تھیں...... لیکن یہ واقعہ پیش آ گیا۔ چاہتی ہو کہ میں اس بارے میں ہلکے پھلکے انداز میں مزید کچھ بتاؤں؟''

وہ اپنا وہسکی کا گلاس اپنے ہونٹوں تک لے گئی اور ایک بڑا سا گھونٹ لینے کے بعد بولی۔ ''تم بہت بُرے انداز میں مساج کرتے ہو۔ میں تمہارے بارے میں بس اتنا ہی جانتی ہوں۔''

''رینڈی جورڈن نے مجھ سے فون پر رابطہ کیا تھا اور مجھے اس معاملے کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا۔ رینڈی جورڈن ففتھ ایونیو کے ایک بڑے جیولر کی حیثیت سے کاروبار کرتا ہے اور اس کی آڑ میں اپنا مجرمانہ دھندا چلا رہا ہے۔ اس نے مجھے ایک پے بوتھ سے فون کیا تھا کیونکہ پولیس اس کی مسلسل نگرانی کر رہی ہے۔ انہوں نے اس کے پرائیویٹ ٹیلی فونز لائنوں پر بھی ٹیپ لگایا ہوا ہے اور اس کی تمام گفتگو ریکارڈ کی جا رہی ہے۔ لیکن پیغام رسانی کے اور بھی کئی طریقے ہیں۔ بالکل اسی طریقے کے مانند جیسے تم اس سے اس وقت رابطہ کرتی تھیں جب تم پولیس کے لیے مفرور قرار پائی تھیں۔ یہ مشکل تو ہے لیکن ممکن ہے۔ رینڈی جورڈن نے مجھے بتایا کہ اس نے سنا ہے تم واپس آ رہی ہو۔ وہ تم سے نہیں مل سکتا کیونکہ جونہی تم دونوں یکجا ہو گے پولیس تم دونوں کو دھر لے گی۔ تم براہِ راست اس کے پاس نہیں جا سکتیں کیونکہ اس صورت میں بھی پولیس تم دونوں کو چھاپ لے گی۔ اسی لیے میں درمیانی واسطہ ہوں...... مڈل مین۔''

''اور یہ تمام آئیڈیاز تمہارے اپنے ہیں؟'' اس نے کہا۔

''اور تمہارے لیے کوئی جائے فرار نہیں ہے۔'' میں نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ ''تم سخت مشکل میں

www.urdupalace.com

پھنس چکی ہو۔"

وہ خاموش رہی۔

"اس چیکوسلاوک باشندے کا کیا نام تھا؟" میں نے پوچھا۔

"جین بارڈی جوف!"

"وہ چیکوسلاوک باشندہ اپنے ... سرخ یاقوتوں کی وجہ سے قتل ہوا تھا۔ رینڈی جورڈن اور تم دونوں ہی عملی طور پر اس ملک میں وہ واحد افراد تھے جن سے وہ واقف تھا۔ رینڈی جورڈن اس سے ان سرخ یاقوتوں کا سودا کر رہا تھا۔ جب وہ چیکوسلاوک باشندہ مردہ پایا گیا تو تم دونوں وہ پہلے افراد تھے پولیس جن کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی۔ پھر تم نے غائب ہونے کا ڈراما رچایا اور پولیس کے لیے ایک مختصر سا کیوٹ پیغام چھوڑ گئیں جس میں لکھا تھا کہ وہ بیش قیمت یاقوت تم اپنے ساتھ لے جا رہی ہو۔ یہ تمام الزام تم نے اپنے ناتواں کاندھوں پر لے لیا تھا۔"

"اور رینڈی جورڈن کو بری الذمہ قرار دے دیا تھا۔" گریشیا نے مجھے یاد دلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن بات اس طرح نہیں بنی جس طرح تم چاہ رہی تھیں۔ پولیس ابھی بھی رینڈی پر شبہ کر رہی ہے۔ وہ بدستور اس کی نگرانی کر رہی ہے لیکن جب تک تم دونوں جدا جدا ہو، تم میں سے کوئی بھی ان بیش قیمت پتھروں کے حوالے سے کوئی ایسا قدم نہیں اٹھا سکتا جو قدر و قیمت کا حامل ہو۔ رینڈی جورڈن کے بغیر تم ان یاقوتوں کو کہیں ٹھکانے نہیں لگا سکتیں۔ اور رینڈی جورڈن کسی ایسی شے کو فروخت نہیں کر سکتا جو اس کی تحویل میں نہ ہو۔"

یہ سن کر گریشیا کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک ابھر آئی لیکن وہ منہ سے کچھ نہ بولی۔ میں نے یہ بات نوٹ کی کہ اس نے اپنا گلاس دونوں ہاتھوں میں تھام لیا تھا۔

"مجھے اس چیکوسلاوک باشندے کے بارے میں مختصراً بتاؤ جسے قتل کیا گیا تھا۔" میں نے کہا۔

"تم کیا جاننا چاہتے ہو؟" اس نے آہستگی سے کہا۔

"وہی کچھ جو تم اس کے بارے میں جانتی ہو۔"

"جین بارڈی جوف چیکوسلواکیہ کا ایک بڑا اسمگلر تھا۔ جب کمیونسٹوں نے چیکوسلواکیہ پر قبضہ کیا تو وہ ایک منزل قبل وہاں سے بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اس کے پاس دودھیا قیمتی پتھروں کی ایک تھیلی بھی تھی۔"

"واقعی وہ ایک بڑا اسمگلر تھا۔" میں نے اس سے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔ "پھر وہ دودھیا پتھر یاقوتوں میں کس طرح اور کہاں تبدیل ہوئے؟"

"برما میں۔ بارڈی جوف چیکوسلواکیہ سے مشرق کی سمت فرار ہوا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ برما میں یاقوت کے مقابلے میں دودھیا پتھر اوپل نایاب مانا جاتا ہے۔ بارڈی جوف نے کسی نہ کسی طرح ایک حکمران سے ملاقات کر کے اوپلز کے عوض اس سے یاقوتوں کا تبادلہ کر لیا۔ یہ سب اس نے اپنے ذاتی مفاد کی خاطر کیا تھا۔ پھر وہ ان یاقوتوں کو اسمگل کر کے امریکا لے آیا جن کی مالیت تیس ملین ڈالرز تھی۔"

"پھر اس نے جورڈن اینڈ کمپنی سے رابطہ کیا۔ اس امید پر کہ وہ ان اسمگل شدہ یاقوتوں کو اس کے ہاتھ فروخت کر دے گا۔" میں نے گریشیا کی بات آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ "اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ اس سودے بازی میں اسے اپنی جان کی قیمت بھی ادا کرنی پڑ جائے گی۔"

گریشیا یہ سن کر غصے میں آ گئی۔ "اس نے ایک غیر معمولی قیمت طلب کی تھی اور جیولرز کبھی نقصان کا سودا نہیں کرتے۔"

"سو جورڈن اور تم نے معمول کے مطابق سودا چکا لیا۔ تم نے سو فیصد منافع پر وہ یاقوت حاصل کر لیے۔ لیکن اب قدرے ایک قسم کی رکاوٹ پیش آ رہی ہے۔ لیکن اس معاملے کو سلجھانے کے لیے میں درمیان میں آ گیا ہوں۔ اسے سلجھانے کا آغاز کرنے کے لیے تم وہ یاقوت مجھے دے دو!"

"میں؟" گریشیا کے ہاتھ سے گلاس چھوٹتے چھوٹتے رہ گیا۔ "وہ تو میرے پاس نہیں ہیں۔"

اب بھویں اچکانے کی باری میری تھی۔ لیکن میں نے اپنی اس اچانک حیرانی کو چھپانے کی کوشش کی اور طنزیہ ہنستے ہوئے بولا۔ "ہنی، یہ کوئی راز نہیں ہے۔ جورڈن کا کہنا ہے کہ یاقوت اس کے پاس نہیں ہیں۔ امریکا کی بارہ ریاستیں تمہارے بارے میں جانتی ہیں۔ تو پھر مجھ سے یہ شرماہٹ کیوں ہو رہی ہے؟"

گریشیا نے یہ سن کر ایک جھٹکے سے اپنا گلاس نیچے رکھ دیا۔ "لیکن وہ یاقوت میرے پاس نہیں ہیں۔ میں تو صرف اس لیے فرار ہوئی تھی کہ رینڈی اس الزام سے مبّرا ہو جائے۔ یہی سچ ہے، رچرڈ۔ جب پولیس رینڈی کی تلاش ختم کر دے گی تو میں دوبارہ اس سے جا ملوں گی اور ہم دونوں یہ ملک چھوڑ دیں گے۔ یاقوت اسی کے پاس ہیں۔"

"مجھے اس بات کی خوشی ہوئی۔" میں نے کہا۔ "وہ یاقوت جس کسی کے پاس ہیں وہ اس چیکوسلاوک باشندے کا قاتل ہے۔ میں تمہیں اس الزام سے پاک دیکھنا چاہتا ہوں

www.urdupalace.com

لیکن مجھ سے بیڈمنٹن کی شٹل کے مانند ہوا میں اچھالنے کا کھیل مت کھیلو گریشیا! تم اس کھیل کھیلنے کی پوزیشن میں قطعی نہیں ہو۔ پولیس کو چل دینے کے مقابلے میں تم اس معاملے میں بری طرح پھنس چکی ہو۔"

یہ سن کر گریشیا کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ "تم آخر کہنا کیا چاہ رہے ہو؟"

"جورڈن تمہیں صرف ایکس کے مانند کراس کرنے کی پلاننگ کر رہا ہے۔"

"کیا؟"

"جورڈن یاقوتوں کو ٹھکانے لگانے کے ساتھ ساتھ خود کو ہر الزام سے مبرا بھی ٹھہرانا چاہتا ہے۔ وہ چیکوسلاوک کے قتل کے الزام میں تمہیں پولیس کے حوالے کرنا چاہتا ہے۔"

"وہ ایسا ہرگز نہیں کرسکتا، میں اس سے بات......"

"تم بات کرنے کے قابل ہی کہاں رہو گی...... اس لیے کہ لاش بات نہیں کرسکتی۔"

یہ سن کر وہ اپنے خیالوں میں الجھ گئی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ اچانک مرجھا گئی ہو۔ پھر اس کے چہرے کی رنگت لیموں کے چھلکے کے مانند زرد پڑ گئی۔ اس کے پورے جسم نے جس طرح جھٹکا کھایا اس پر مجھے اپنے آپ سے نفرت ہونے لگی کہ میں نے اسے اس طرح صدمہ کیوں پہنچایا۔

اس کے دانت کٹکٹانے لگے۔ "تمہارا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوگا، رچرڈ۔" میں نے بھانپ لیا کہ اس کی قوتِ مدافعت جواب دینے والی ہے۔ اس کی بے توجہی اور سخت گیری ایک خول تھا جو اس نے اپنے اوپر چڑھایا ہوا تھا۔

"مجھے کہا گیا تھا کہ میں تمہیں آج رات اس ہوٹل میں لے جاؤں اور تمہیں یاقوت حوالے کرنے پر مجبور کردوں۔ ایک بار جب وہ جورڈن کے قبضے میں آجائیں گے تو وہ جانتا ہے کہ وہ کب اور کہاں تمہیں اپنے شکنجے میں جکڑ سکتا ہے۔ پھر تم اپنا کام تمام سمجھو! تم مردہ پائی جاؤ گی جیسے کہ تم نے خود اپنے آپ کو ہلاک کرلیا ہو اور اضافے کے طور پر تمہارے اطراف میں چند ایک یاقوت بھی بکھرے ہوئے پائے جائیں......"

"رچرڈ، میرے ساتھ ایسا کچھ کرنے میں تم اس کی کوئی مدد نہیں کرو گے۔"

"مجھے زبردستی ایسا کرنے پر مجبور کیا جا رہا تھا۔ جورڈن نے مجھے تمہارا حلیہ تفصیل سے بتا دیا تھا اور ان لوگوں نے تمام پولیس اسٹیشنز کو جو دستی اشتہار بھیجے ہیں اس میں بھی تمہارا تفصیلی حلیہ درج ہے۔ میں نے ذہن نشین کرلیا تھا کہ تم دیکھنے میں کیسی لگتی ہوگی۔ لیکن ان میں سے کسی نے بھی تمہارے ساتھ انصاف سے کام نہیں لیا، گریشیا! جب میں نے تمہیں بس سے اترتے ہوئے دیکھا تو میں نے اسی وقت اپنا ذاتی منصوبہ بنانا شروع کردیا تھا۔"

اس نے مجھے ان نگاہوں سے دیکھا جیسے میرا قد اچانک دگنا ہوگیا ہو۔ "رینڈی کے پاس تمہارے خلاف اتنا کچھ مواد ہوگا جو اس نے تمہیں اس کام کے لیے مجبور کردیا۔ اور تم نے تو اپنے بارے میں ابھی تک کچھ بھی نہیں بتایا۔"

"ہاں۔" میں نے بددلی سے کہا۔ "میرے بارے میں اس کے پاس مواد ہے۔"

لیکن میں نے یہ بات اپنے آپ تک محدود رکھی تھی۔ میں اسے یہ نہیں بتانا چاہتا تھا کہ جورڈن یہ بات جانتا تھا کہ جیولری کے کاروبار میں میرے اپنے رابطے بھی تھے...... مشکوک اور بدنام لوگوں سے۔ پارک ایونیو کا دولت مند طبقہ کئی بار اپنے چوری شدہ جواہرات کی بازیابی کے لیے میری خدمات حاصل کرچکا تھا۔ پہلی بات تو یہ کہ مجھے قیمتی پتھروں کی پرکھ میں خاصی مہارت حاصل تھی۔ لیکن اس سے زیادہ اہم بات یہ تھی کہ میرے زیرِ زمین مجرموں کی دنیا سے کچھ رابطے بھی تھے اور بیمہ کمپنیوں کے ساتھ بھی!

پھر ایک پرائیویٹ تفتیشی سراغ رساں کے بجائے میں ایک ثالث بن جاتا تھا۔ تمام متعلقہ پارٹیوں سے ملاقات کے بعد میں ایک ایسا سودا طے کرلیتا تھا جس کی رو سے چوری شدہ جواہرات اس کے اصل مالک کو پانچ سے دس لاکھ ڈالرز کے عوض واپس فروخت کردیے جاتے تھے۔ مجھے بھی اس رقم کا ایک معقول حصہ بطور فیس مل جاتا تھا۔ چوری شدہ جواہرات کا اصل مالک چوری کے واقعے کو فراموش کردیتا تھا اور پولیس بھی اس سودے سے لاعلم رہتی تھی۔

یہ تعاون کے بدلے منافع میں حصے داری کا پرانا طریقہ تھا۔

جورڈن نے فون پر مجھ سے کہا تھا۔ "میں ان آدمیوں کو بخوبی جانتا ہوں۔ جنہیں تم نے جواہرات کی چوری کے کیسز میں ناجائز طور پر راز میں رہنے دیا تھا، رچرڈ! وہ لوگ اس وقت تمہارے بارے میں کیا سوچیں گے جب ان کے ناموں کی فہرست پولیس کی تحویل میں آجائے گی؟"

"پولیس کو کبھی بھی ان کی بھنک تک نہیں مل سکتی، جورڈن۔" میں نے جواب دیا تھا۔ "زیادہ عرصہ نہیں ہوا، مجھے اپنی زبان بند رکھنے کی وجہ سے چھ ماہ جیل میں گزارنے پڑے تھے۔"

تب جورڈن بولا تھا۔ "تمہیں اس معاملے میں میرے

www.urdupalace.com

اور گریشیا والٹ کے ساتھ کام کرنا ہو گا۔ ورنہ تمہیں اس سے کہیں زیادہ لمبے عرصے کے لیے اپنی زبان بند رکھنا پڑے گی۔"

سو مجھے گریشیا والٹ سے ملاقات کرنے کی ہامی بھرنا پڑی۔ میرے پاس جورڈن کی خواہش کی تعمیل کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تھا۔

اور اب میں جورڈن کو ڈبل کراس کرنے کا سوچ رہا تھا۔

میرے اس بڑے سے اکلوتے کمرے میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ گریشیا میرے کچھ کہنے کا انتظار کر رہی تھی۔ بند کھڑکی کے شیشوں پر مسلسل بارش گرنے کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔ یہ ایک اچھی رات نہیں کہی جا سکتی تھی۔

بالآخر یہ خاموشی میں نے توڑ دی۔ "یہ پہلو تہی کا کھیل اب ختم کرتے ہیں، ہنی۔" میں نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "یاقوت تمہارے پاس ہیں اور چوری کے مال کے خریدار میرے پاس۔ میں ان یاقوتوں کو ٹھکانے لگا دوں گا۔ پھر میں اور تم ہوں گے اور بیونس آئرس۔"

اس کے ہونٹ یوں پھڑکنے لگے جیسے وہ مجھ پر ہنسنے کی کوشش کو دبا رہی ہو۔ "کیا تم پاگل ہو؟ کیا تم یہ سمجھ رہے ہو کہ ایسا کچھ کر کے تم بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاؤ گے؟"

"وہ یاقوت مجھے دے دو، ہنی۔ ضد مت کرو۔ اگر مجھے تمہاری تلاشی لینا پڑی تو مجھے بہت لطف آئے گا لیکن شاید تمہیں لطف نہ آئے۔" میں نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

اس مرتبہ اس کے ہونٹوں پر کوئی ہنسی نہیں آئی۔ اس کی آنکھوں میں سرد شعلے لپکنے لگے۔ "یاقوت میرے پاس نہیں ہیں۔"

میں نے اس کے پیر کو آرام کے ساتھ اپنے ہاتھوں سے ایک طرف کر دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ "میں ہمیشہ سے ایک جنٹلمین رہا ہوں۔" میں نے کہا۔ "میں تلاشی کا آغاز تمہارے سامان سے کروں گا۔"

میں اس کے سوٹ کیس پر جھک گیا۔

وہ تلملاتے ہوئے گھوم گئی۔ اس نے ایک جھٹکے کے ساتھ اپنا ہینڈ بیگ کھولا اور اس میں سے اعشاریہ تین آٹھ کا ایک آٹومیٹک ریوالور باہر نکال لیا۔ ساتھ ہی اس کی نال کا رخ میری جانب کر دیا۔

اب صرف اس کے ٹریگر دبانے کی دیر تھی۔ پھر میری پیشانی پر ایک تیسری آنکھ ابھر آتی۔

مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میرے جسم کے تمام اعضا پھڑکنا شروع ہو گئے ہوں۔ لیکن میں نے ظاہری طور پر ایسا محسوس نہیں ہونے دیا۔ میں بولا۔ "تم کوئی گولی نہیں چلاؤ گی، ہنی! تم قتل کے الزام میں مطلوب ہو اور تم اپنے ان ننگے پیروں کے ساتھ تمہارے خیال میں کتنی دور تک بھاگ سکو گی؟ یا پھر اپنے پیر ان گیلے جوتوں میں گھسیڑنے کی کوشش کرتی رہنا جب تک پولیس سیڑھیوں سے دندناتی ہوئی یہاں اوپر پہنچ جائے گی۔ اس لیے ریوالور کو نیچے رکھ دو، ہنی!"

اب میں اس کے اتنے نزدیک پہنچ چکا تھا کہ اس کے ہاتھ سے ریوالور لے سکتا تھا۔ اس کی آنکھیں براہِ راست میری آنکھوں پر مرکوز تھیں۔ میں نے اسی عالم میں اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور ریوالور اس کے ہاتھ سے لے لیا۔

گریشیا نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور بازو ڈھیلے انداز میں نیچے گرا لیا جیسے کہ وہ اپنی ناتوانی پر شرمندہ ہو۔

میں نے ریوالور کا آٹومیٹک سلائڈ ایک جھٹکے سے پیچھے کھسکا دیا۔ تانبے کی رنگت کا ایک چمکدار کارتوس بیرل میں فٹ بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے سلائڈ کو دوبارہ واپس کھسکا دیا اور آٹومیٹک ریوالور اپنی جیب میں رکھ لیا۔

"سامان کی تلاشی۔" میں نے کہا۔ "یہ کام تم خود کرو گی یا تم چاہتی ہو کہ میں تلاشی لوں؟"

وہ کرسی پر سے اٹھ کھڑی ہوئی اور ننگے پیروں آگے بڑھ گئی۔ اس نے اپنا سوٹ کیس کھولا اور اس میں موجود ہر شے باہر نکال دی۔ پھر اس نے اپنا ہینڈ بیگ بھی خالی کر دیا۔ لیکن مجھے وہ یاقوت کہیں دکھائی نہیں دیے۔

تب وہ مجھے دکھ بھری نظروں سے دیر تک دیکھتی رہی جیسے اسے سخت صدمہ پہنچا ہو...... پشم تراش بھیڑ کے مانند!

میں نے اپنے چڑچڑے پن کو چھپانے کی کوشش کی جیسے میں کسی الجھن میں تھا۔ "اگر تم نے وہ یاقوت کہیں اور چھپائے ہوئے نہیں ہیں تو پھر یقیناً وہ جورڈن کے پاس ہی ہوں گے۔"

"بس یہ آخری بار تھا۔ اگر عورت کوئی بات کہہ رہی ہو تو اس پر یقین کر لینا چاہیے۔" گریشیا نے تائیدی لہجے میں کہا۔

"آل رائٹ ہنی! میں قائل ہو گیا۔ لیکن تم یہ مت سمجھنا کہ تمہارا کام ختم ہو گیا۔ ہم اب بھی ارجنٹائن جا سکتے ہیں۔ لیکن پہلے ہمیں جورڈن سے وہ یاقوت حاصل کرنا ضروری ہیں۔"

وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔ "تم نے اس کے بارے میں مجھے جو کچھ بتایا ہے اس کے بعد میں اس سے دوبارہ پھر کبھی بھی ملنا نہیں چاہوں گی۔ میں بس یہاں سے بچ نکلنا چاہتی ہوں۔ اب میری یہی خواہش ہے۔"

www.urdupalace.com

”میں بھی بچ نکلنا چاہتا ہوں۔“ میں نے اس کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔ ”لیکن میں اتنا ناتجربہ کار بھی نہیں ہوں کہ ان چوری شدہ ہیروں کے بغیر خالی ہاتھ چلا جاؤں۔“

”لیکن ہم کیا کر سکتے ہیں، رچرڈ؟ وہ ان یاقوتوں کو خود سے کبھی جدا نہیں ہونے دے گا۔“ گریشیا نے کہا۔

”کیا کوشش کرنے میں کوئی حرج ہے؟“ میں نے کہا۔ ”مجھے معلوم ہے کہ جورڈن آج رات کہاں ہوگا۔ اگر تم اسے ہوشیار کیے بغیر اچانک وہاں پہنچ جاؤ تو وہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانے کے قابل نہیں ہوگا۔ پولیس اس کے بہت زیادہ قریب ہوگی اور میں بھی تم سے زیادہ پیچھے نہیں ہوں گا۔ ہم دونوں مل کر اس سے یاقوت نکلوانے کی کوشش کریں گے۔“

وہ یہ سن کر تھکے ہوئے انداز میں دوبارہ دھب سے بیٹھ گئی۔ اس نے اپنا گلاس اٹھایا اور اسے گھورنے لگی۔ مشروب کی برف اب پگھل چکی تھی اور اس کے ہاتھوں کی تپش سے مشروب گرم ہونے لگا تھا۔ پھر اس نے اپنی بلیو گرین آنکھوں سے میری طرف دیکھا۔ ”کیا تمہارے خیال سے واقعی ہم یہ کر سکتے ہیں؟“

”یقیناً“ میں نے جواب دیا۔

☆☆☆

رینی جورڈن فورٹیتھ اسٹریٹ پر واقع ہیرو ٹاور کی اکیسویں منزل پر اپنے دفتر میں موجود تھا۔ اسے رات گئے دیر تک وہاں موجود رہنا تھا کیونکہ وہ میری رپورٹ کا منتظر تھا۔

بارش کا سلسلہ ابھی بھی جاری تھا۔ میں اور گریشیا عمارت کے داخلی حصے کے سامنے پہنچ کر رک گئے۔ جورڈن تک پہنچنے کے لیے میں نے کوئی خاص حکمتِ عملی پلان نہیں کی تھی۔ میرا زیادہ تر انحصار اپنی قسمت اور گریشیا کی قدرتی حیلہ سازی پر تھا۔

عمارت کی لابی کے سیاہ ماربل پر میں نے دو آدمیوں کو منڈلاتے ہوئے دیکھا۔ وہ دونوں پولیس کے سراغ رساں تھے جو جورڈن پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ ہمیں اندر داخل ہونے کے لیے ان کے پاس سے گزرنا پڑتا۔ ہم ان کی نظروں میں آئے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتے تھے۔

میں نے گریشیا کو اس وقت تک باہر رکنے کو کہا جب تک میں اندر جا کر ان دونوں کی توجہ دوسری جانب مبذول نہ کرا لوں۔ تب وہ تیزی سے چوری چھپے لابی سے گزر کر عقبی سروس لفٹ کے ذریعے اوپر پہنچ جائے۔ اس دوران جتنی جلدی ممکن ہو سکے گا میں بھی اس کے پاس پہنچنے کی کوشش کروں گا۔

میں نے گریشیا کو باہر بارش میں چھوڑ دیا اور سرسری انداز میں دروازہ کھول کر عمارت میں داخل ہو گیا۔

میرے اندر قدم رکھتے ہی وہ دونوں سراغ رساں فوراً مجھ میں دلچسپی لینے لگے۔ میں نے ان میں سے ایک کو پہچان لیا جو سنگ مرمر کی دھاری دار دیوار سے کہنی ٹکائے کھڑا ہوا تھا۔

”تم کہاں جا رہے ہو؟“ اس نے مجھ سے پوچھا۔ اس کے چہرے پر چیچک کے داغ نمایاں تھے اور یہ صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ ان لوگوں میں سے تھا جنہیں دوسروں کو ایذا پہنچا کر تسکین ہوتی ہے۔

وہ مجھے جانتا تھا۔ مجھے اس کے کردار کے مطابق عمل کرنا تھا۔

”اٹھارویں منزل پر۔“ میں نے جواب دیا۔ ”رات کا چوکیدار کہاں ہے؟ وہ مجھے دکھائی نہیں دے رہا۔“

”وہ نیچے بوائلر روم میں کھانا کھا کر ستانے گیا ہے۔“ یہ کہتے ہوئے اس نے مجھے قریب سے غور سے دیکھا۔ ”رچرڈ، یہ تم ہو نا؟“

”اور تم کریگ ہو۔“ میں نے کہا۔

ہم دونوں کا لہجہ پرانے شناساؤں کے مانند ہرگز نہیں تھا۔

”تم اوپر کس لیے جانا چاہتے ہو، رچرڈ؟“

”میری ماں وہاں کام کرتی ہے۔“

”کیا کام کرتی ہے؟“

”فرش کو دھوتی اور اس پر پوچا لگاتی ہے۔“

کریگ ترش روئی سے ہنس دیا۔ ”جب وہ اپنے پوچے کو نچوڑے گی تو کیا تم اس کے لیے بالٹی تھامنے کے لیے جا رہے ہو؟“

میں ان دونوں سراغ رسانوں کے بالکل نزدیک کھڑا ہوا تھا۔ ”میں اس سے کچھ پیسے ادھار لینے کے لیے جا رہا ہوں۔ کیا یہ بات خلافِ قانون ہے، اسکل بسٹر؟“

”تم اس ٹائپ کے لوگوں میں سے ہو جو اپنی ماں کو فرش کی صفائی کرنے اور اس پر پوچا لگانے کے کام پر مجبور کر دیتے ہیں۔“ کریگ نے بدمزاجی سے کہا۔

’اور تم اس ٹائپ کے آدمی ہو جس کے چہرے کے نقوش بہتر ہو سکتے ہیں اگر ہونٹ پھولے ہوئے ہوں۔ میں اس ویک اینڈ کو نہیں بھولا ہوں جو ہم نے گزارا تھا، کریگ۔ تم وہ شخص تھے جس کے ہاتھ میں ربر کا پائپ تھا۔ وہ مجھے محسوس تو ہوا تھا لیکن اس نے میرے جسم پر کسی قسم کا نشان نہیں چھوڑا

www.urdupalace.com

تھا۔ تم ہی وہ شخص تھے جس نے یہ تجویز دی تھی کہ مجھے پانی سے محروم رکھا جائے جبکہ برابر کے کمرے میں نلکے سے پانی گرتا رہتا تھا۔ تم ہی وہ شخص تھے جس نے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ اگر مجھے اڑتالیس گھنٹے تک سونے نہ یا جائے تو یہ زیادہ لطف کی بات ہوگی۔"

"میں کسی بھی وقت تمہیں لمبی نیند سلا کر اس کی تلافی کر دوں گا، رچرڈ۔" اس نے اپنا منہ بگاڑتے ہوئے کہا تو اس کا چہرہ مزید کرخت ہوگیا۔

اس دوران اس کا ساتھی بالکل چوکنا کھڑا تھا۔

"میں تمہیں اس قابل ہی نہیں سمجھتا بڑبولے۔" میں نے جان بوجھ کر حقارت سے کہا۔ "نہ ہی تمہارے اس ساتھی کو......"

یہ سن کر اس کا ساتھی تن کر کھڑا ہوگیا۔ "میرا نام اونیل ہے۔" اس نے ڈرانے کے انداز میں کہا۔

تب میں نے ان دونوں کی جانب ان نظروں سے دیکھا جس سے سب کچھ ظاہر ہو رہا تھا ماسوائے ان پر تھوکنے کے۔ "تم دونوں مخبر ٹہلنے کے لیے پارک میں کیوں نہیں چلے جاتے تاکہ گھاس پر پھرنے والی چڑیوں کو بے جا مداخلت پر حراست میں لے سکو؟"

مجھے اپنے چہرے کے سامنے چار گھونسے اٹھتے دکھائی دیے۔ "تمہاری یہ مجال، ناہنجار!" کریگ غرایا۔

"کیا بات ہے، سستی مارے؟" میں نے اسے اشتعال دلاتے ہوئے کہا۔

تب مجھے یوں لگا جیسے میرے جبڑے کو پیانو کے تار سے جکڑ دیا گیا ہو۔ لیکن اس کے باوجود بھی میں نے جبراً یہ الفاظ ادا کر دیے۔ "مجھ اکیلے کے مقابل تم دو ہو۔ کیا تم دونوں کے لیے یہی کافی نہیں ہے؟ کیا گھر جا کر پٹیوں میں جکڑے رہنا چاہتے ہو؟"

تب کریگ نے مجھے ضرب لگا دی۔ میں نے اس کے پنچ سے بچنے کے لیے جھکائی لی اور پچھلی جانب قلابازی کھاتے ہوئے ایمرجنسی زینے کی طرف چلا گیا۔ پھر لڑھکتے ہوئے زینے کی پہلی سیڑھی کے پاس اندھیرے میں پہنچ گیا۔ وہ دونوں بھی میرے پیچھے لپکے۔

کریگ کے پارٹنر اونیل نے بل ڈاگ شوز پہنے ہوئے تھے جن کے پنجوں پر تانبے کی پتری چڑھی ہوئی تھی۔ اور وہ ٹھوکر مارنے میں طاق تھا۔ ہر مرتبہ جب بھی اس کے جوتے کی دھاتی نوک میرے جسم کے نچلے حصے پر ضرب لگاتی تھی تو مجھے اپنی آنتیں حلق میں آتی محسوس ہوتی تھیں۔

میں ان کے گھمنڈ کو ٹھیس نہ پہنچانے کے لیے ان پر زیادہ طاقت سے جوابی ضرب نہیں لگا رہا تھا۔ میں یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ وہ مجھے نیچے ٹینک میں پھینک دیں۔ میں ان کی بچکانا توانائی کو زائل ہونے دینا چاہ رہا تھا۔

میں بار بار خود سے مسلسل یہی کہہ رہا تھا کہ تیس ملین ڈالر اور گریشیا والٹ کے عوض یہ قیامت کچھ اتنی زیادہ بھاری نہیں ہے۔ یہ خیال میرے درد کی شدت کو کم محسوس کرنے میں مدد دے رہا تھا۔ جب وہ دونوں نڈھال ہو گئے تو انہوں نے میرا پیچھا چھوڑ دیا۔

"اٹھو!" اونیل نے ہانپتے ہوئے کہا۔ "سیڑھی کا راستہ ناپو!"

میں وہیں لیٹا رہا۔ "تم رک کیوں گئے؟" میں نے کراہتے ہوئے کہا۔ "ابھی تو میری صرف چار پسلیاں فریکچر ہوئی ہیں۔"

کریگ نے ایک جھٹکے سے مجھے اٹھا لیا اور گھما کر دیوار کے ساتھ ٹکا کر کھڑا کر دیا۔ "اب بھی اپنی بوڑھی ماں سے ملنے کے لیے جانا چاہتے ہو؟" اس نے درشتی سے دانت نکوستے ہوئے کہا۔ "میں تمہیں اوپر لے جاؤں گا۔"

"پہلے اس کی تلاشی لو۔" اونیل نے کہا۔ "کوئی بھی ہتھیار لے کر اوپر نہیں جا سکتا۔"

کریگ میری جیبوں کی تلاشی لینے لگا۔ پھر ایک جیب میں موجود میرا ریوالور باہر نکال کر اس کا جائزہ لیتے ہوئے بولا۔ "اٹالین ہے۔" اس نے ریوالور سگار کاؤنٹر پر اچھال دیا۔ "جب تم واپس نیچے آؤ گے تو اسے لے لینا۔"

میں نے اس خوف سے دیوار کا سہارا نہ چھوڑا کہ کہیں میں نیچے نہ گر جاؤں۔ میں دیوار کے سہارے کھسکتا ہوا پہلی لفٹ کے پاس جا پہنچا۔ میں لفٹ میں داخل ہوا تو کریگ بھی میرے پیچھے اندر آ گیا۔

لفٹ اٹھارویں منزل پر پہنچ کر رک گئی۔ میں لڑکھڑاتا ہوا لفٹ سے باہر آ گیا۔ "کوئی ناراضگی نہیں!" کریگ نے بدستور دانت نکوستے ہوئے کہا۔

"قطعی نہیں کیونکہ اگلی بار جب ہماری ملاقات ہوگی تو یہی بات کہنے کی باری میری ہوگی۔" میں نے جواب دیا۔

لفٹ کا دروازہ ایک گڑگڑاہٹ کے ساتھ بند ہوگیا۔

میں گھسٹتے ہوئے تین زینے عبور کر کے اکیسویں منزل تک جا پہنچا۔

جورڈن کے دفتر کا دروازہ بند تھا لیکن اس میں تالا نہیں لگا ہوا تھا۔ مجھے دروازے کا تالا کھلا ملنے پر کوئی تشویش نہیں تھی

www.urdupalace.com

اپنی تحویل میں لے چکا ہوں۔"

"لیکن اس مرتبہ تم یہ ریوالور میرے ہاتھوں سے نہیں لے سکو گے۔" گریشیا نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

میں نے اس کے ریوالور کی جانب ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اس نے ٹریگر دبا دیا۔

مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرے داہنے شانے پر کسی نے ایک بڑے بھاری ہتھوڑے سے ضرب لگائی ہو۔ اس امپیکٹ کے نتیجے میں میرا جسم نصف گھوم گیا۔ مجھے زیادہ تکلیف محسوس نہیں ہوئی...... بس گولی کا زور تھا جس نے مجھے گھما دیا تھا۔ وہ یا تو میرے جسم کے کسی اہم عضو کا نشانہ لینا چاہتی تھی اور اتنی زیادہ اشتعال میں آگئی تھی کہ نشانہ چوک گیا یا پھر اسے مجھ سے کسی قسم کا جذباتی لگاؤ تھا اور وہ مجھے زندہ رہنے کا ایک موقع دینا چاہتی تھی۔

میں ایک بار پھر دروازے کی گزرگاہ میں چلا گیا اور اپنا توازن برقرار رکھنے کی کوشش کرنے لگا۔

"تم مزید کوئی فائر نہیں کرو گی۔" میں نے ہانپتے ہوئے کہا۔

پھر میں نے سیدھا اس کی جانب بڑھنا شروع کیا۔ مجھ سے جس حد تک ممکن ہو سکتا تھا، میں قدم اٹھا رہا تھا۔ جب ہمارے درمیان فاصلہ خاصا کم رہ گیا تو اس نے میرے پیٹ کا نشانہ لیتے ہوئے پاگلوں کے مانند ٹریگر دبانا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر تشنج کی سی کیفیت تھی اور وہ گھناؤنی لگ رہی تھی۔

لیکن ریوالور میں سے اور کوئی گولی نہیں نکلی!

میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور ریوالور اس کے ہاتھ سے چھیننا چاہا۔ وہ پاگلوں کی سی طاقت کے ساتھ اس ریوالور سے چمٹی رہی اور مجھے پیچھے کی جانب فرش پر دھکیل دیا۔ میں اسے اپنے ساتھ لیتا ہوا فرش پر گر پڑا۔ ہم دونوں ایک دوسرے سے چمٹے ہوئے تھے اور جانوروں کے مانند آپس میں لڑ رہے تھے۔

میں نے تشدد سے پُر کئی لڑائیاں دیکھی تھیں۔ مجھے اپاہج بنانے کے لیے وہ مجھ پر ہر قسم کی ایسی گندی ترکیبیں استعمال کر رہی تھی جو میں نے کبھی سنی بھی نہیں تھیں۔ لیکن میں نے اس کے آٹومیٹک ریوالور کو اپنی گرفت سے نکلنے نہیں دیا۔ لیکن اب مجھے اپنے شانے میں گولی کی موجودگی کا احساس ہونے لگا تھا۔ میرے شانے میں یوں جلن ہو رہی تھی جیسے شیطان نے دہکتا ہوا چمٹا میرے شانے میں پیوست کر دیا ہو۔

گریشیا کے تر بتر سنہری بال میرے منہ میں آنے کے ساتھ میری بینائی کو بھی دھندلا رہے تھے۔ پھر اس نے ایک جھٹکے کے ساتھ اپنا سر پیچھے ہٹایا اور کچھ سننے کی کوشش کرنے لگی۔ میں نے بھی وہ آواز سن لی۔

وہ لفٹ کا دروازہ کھلنے کی گڑگڑاہٹ تھی۔

وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی اور اس نے اپنے ہائی ہیل جوتے سے میرے چہرے پر ایک زوردار ٹھوکر رسید کر دی۔ میں چکرا گیا اور لڑھکتا ہوا میز کے نیچے چلا گیا۔ البتہ میں نے گریشیا کے ریوالور پر اپنی گرفت مضبوطی سے قائم رکھی ہوئی تھی۔ وہ ریوالور اب میری تحویل میں تھا۔

جب میں نے اپنا سر دوبارہ اوپر اٹھایا اور میری آنکھوں کے سامنے چھائی ہوئی دھند صاف ہو گئی تو میں نے اپنی نظریں جمانے کی کوشش کی۔ تب مجھے کریگ کا چہرہ دکھائی دیا۔ وہ دروازے سے اندر داخل ہو رہا تھا۔

"یہاں کیا ہو رہا تھا؟" اس نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"وہ سنہری زلفوں والی حسینہ!" میں نے ناتواں لہجے میں کہا۔ "کیا تم اسے مس کر گئے؟ وہ یقیناً زینے کے راستے دوڑتی ہوئی نیچے جا رہی ہو گی...... بیس منزلیں نیچے! وہ گریشیا والٹ ہے!"

"اگر وہ بھاگ رہی ہے تو بچ کر نہیں نکل پائے گی۔ وہ لابی ہی میں دھر لی جائے گی۔ سراغ رساں او نیل دیگر چند سپاہیوں کے ہمراہ وہاں موجود ہے۔" پھر وہ میری حالت کو دیکھتے ہوئے بے حسی سے ہنسنے لگا۔ "تمہیں کیا ہوا ہے؟ تمہاری حالت تو تقریباً ایسی ہی دکھائی دے رہی ہے جیسے اس شخص کی تھی جو ہمیں فٹ پاتھ پر نیچے گرا ہوا ملا ہے۔"

میں ریوالور کو ٹٹولنے لگا۔ "لعنت ہو۔" میں بڑبڑایا۔

"تم گریشیا والٹ کو اور اس چیکوسلاواک اسمگلر کے چوری شدہ یاقوتوں کو اپنی تحویل میں لے سکتے ہو، کریگ!"

اس دوران کریگ اپنا ریوالور بھی نکال چکا تھا۔ اس نے ریوالور میری جانب لہراتے ہوئے کہا۔ "اپنا ریوالور نیچے پھینک دو، رچرڈ!" اس کا انداز تحکمانہ تھا۔

میں نے ریوالور نیچے نہیں پھینکا۔ میں نے میگزین کے اسپرنگ کو جھٹکا دیا۔ مجھے اس کا کھٹکا ہٹانے کے لیے اپنی تمام تر رہی سہی طاقت صرف کرنا پڑ گئی۔

پھر میں نے کارٹرج کا کلپ باہر کھینچ لیا۔

جب میں نے کلپ کو پلٹا اور اسے قالین پر جھٹکا تو کلپ میں سے جیسے سرخ رنگ کی بارش گرنا شروع ہو گئی...... یہ وہ چوری شدہ یاقوت تھے جو کلپ میں سے امڈ رہے تھے۔

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

www.urdupalace.com